ناپاک مٹی سے بنا ہوا برتن پکنے کے بعد گیلا ہوجائے تو کیا پھر ناپاک ہوجائے گا؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: sar-7694 تاریخ: 06-01-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کتب فقہ میں لکھا ہے کہ ناپاک مٹی سے برتن بنایا گیا، تو جب تک وہ گیلا ہو، ناپاک ہوتا ہے اور سوکھ جائے، تو پاک ہو جاتا ہے، اب پوچھنا یہ ہے کہ اگر ایسا برتن دوبارہ گیلا ہو جائے، تو وہ پھر ناپاک ہو جائے گا یا نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

جواب سے پہلے اس مسئلے کا پس منظر جان لیا جائے کہ

مختلف ناپاک چیزوں کو پاک کرنے کے مختلف طریقے ہیں، بعض چیزیں دھونے سے پاک ہو جاتی ہیں، بعض رگڑنے سے، بعض سے نجاست کو پونچھ لینے اور بعض دباغت سے پاک ہو جاتی ہیں، اس طرح کے اور بھی کئی طریقے فقہاء نے بیان کیے ہیں، جن میں ایک چیز مشترک ہے کہ کسی چیز کو پاک کرنے کے لیے اس سے نجاست کو زائل کرنا ہوتا ہے اور جب نجاست زائل ہو جائے، تو وہ چیز پاک ہو جاتی ہے۔

انہیں طریقوں میں سے ایک طریقہ یہ ہے کہ ناپاک چیز کو آگ میں اس طرح جلایا جائے کہ نجاست اور اس کا اثر بالکل ختم ہو جائے، تو وہ چیز پاک ہو جاتی ہے، اس کی فقہاء نے مختلف مثالیں بیان کی ہیں، لیکن یہ یاد رہے کہ محض سوکھ جانے یا آگ میں جلا لینے سے چیز پاک نہیں ہو جاتی، جب تک کہ آگ میں جلنے سے اس سے نجاست کا اثر مکمل طور پر زائل نہ ہو جائے۔

جہاں تک سوال میں ذکر کردہ مسئلہ ہے، تو اس کی مکمل تفصیل یہ ہے کہ ناپاک مٹی سے بنا برتن جب تک گیلا ہو،

ناپاک ہوتا ہے، اب اسے آگ میں ڈال کر پکایا گیا اور اس سے نجاست کا اثر بالکل زائل ہو جائے، تو اب یہ برتن پاک شمار ہو گا کہ اب اس میں نجاست موجود ہی نہیں ہے، اس لیے فقہاء نے اس کے پاک ہونے کی علت یہ بیان کی کہ برتن کو آگ میں جلانے سے اس میں موجود نجاست اور اس کا اثر مکمل زائل ہو جائے گا اور ازالہِ نجاست کی وجہ سے وہ برتن پاک ہو جائے گا۔

اب پوچھی گئی صورت کا جواب یہ ہے کہ اگر ناپاک مٹی سے بنا برتن اچھے طریقے سے آگ میں پکا لیا جائے کہ جس سے نجاست کا اثر ختم ہو جائے، تو اب یہ پاک ہے کہ اصل مقصود ازالہِ نجاست تھا اور وہ ہو چکا ہے اور اب اگر یہ برتن پانی وغیرہ سے دوبارہ گیلا ہو جائے، تو بھی یہ پاک ہی رہے گا کہ برتن بھی پاک ہے اور پانی بھی پاک ہے اور دو پاک چیزوں کے ملنے سے چیز ناپاک نہیں ہوتی۔

اس کی نظائر فقہاء کے بیان کردہ یہ مسائل بھی ہیں کہ

(1) توے یا تندور پر ناپاک پانی لگ گیا اور پھر آگ سے جلنے کی وجہ سے وہ ناپاک تری جاتی رہی، تو وہ توا اور تندور پاک ہے اور اس پر روٹی لگائی گئی، تو وہ بھی پاک ہی رہے گی۔

(2) زمین پر نجاست لگی اور پھر خشک ہو گئی اور نجاست کا اثر باقی نہ رہا، تو یہ پاک ہو جائے گی اور پاک ہونے کے بعد اس پر کسی نے پانی چھڑک دیا، تو یہ دوبارہ ناپاک نہیں ہو گی۔

ناپاک مٹی سے بنائے گئے برتن کی پاکی کے بارے میں کلام کرتے ہوئے محیط برہانی میں ہے: ”الطین النجس إذا جعل منه الکوز أو القدر فطبخ یکون طاھرا“ ترجمہ: ناپاک مٹی سے کوزہ یا ہنڈیا بنا لی اور اسے پکایا، تو یہ پاک ہے۔

(محیط برھانی، کتاب الطھارات، الفصل الثامن، جلد 1، صفحہ 390، مطبوعہ کراچی)

اسی بارے میں در مختار میں ہے: ”(طین تنجس فجعل منه کوز بعده جعله علی النار) یطھر إن لم یظھر فیه أثر النجس بعد الطبخ ذکرہ الحلبي“ ترجمہ: مٹی ناپاک ہو گئی، اس سے کوزہ بنایا گیا اور اس کے بعد اسے آگ سے جلایا گیا، تو یہ پاک ہے، اگر اسے آگ پر پکانے کے بعد اس پر نجاست کا کوئی اثر نہ ہو، اسے امام حلبی علیہ الرحمۃ نے ذکر کیا۔ **(در مختار، کتاب الطھارۃ، باب الانجاس، جلد 1، صفحہ 571، مطبوعہ کوئٹہ)**

اس کی علت بیان کرتے ہوئے علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں: ”وعلله بقوله لاضمحلال

النجاسة بالنار وزوال أثرها"ترجمہ: انہوں نے اس کی علت یہ بیان کی کہ آگ سے نجاست بالکل ختم ہو جائے گی اور اس کا اثر زائل ہو جائے گا۔ **(ردالمحتار، کتاب الطھارۃ، باب الانجاس، جلد 1، صفحہ 571، مطبوعہ کوئٹہ)**

آگ سے جلانے سے نجاست کا اثر زائل ہو جائے، تو وہ پاک ہے کہ مقصود ازالہِ نجاست تھا اور وہ ہو چکا، چنانچہ **غنیۃ المتملی میں ہے:** "يجوز إزالتها بالنار۔۔۔لأن المقصود قلع أثرها۔۔۔ تلطخ رأس الشاة مثلا به ثم أدخل النار واحترق الدم وزال أثره طهر الرأس بالنار لحصول المقصود "ترجمہ: نجاست کو آگ سے زائل کرسکتے ہیں، کیونکہ مقصود نجاست کا اثر ختم کرنا ہے، مثلا: بکری کا سر خون سے آلودہ ہو گیا اور پھر اسے آگ میں ڈالا گیا اور خون جل گیا اور اس کا اثر ختم ہو گیا، تو سر آگ سے پاک ہو جائے گا، کیونکہ مقصود (نجاست کا اثر ختم کرنا) حاصل ہو گیا۔

(غنیۃ المتملی، کتاب الطھارۃ، جلد 1، صفحہ 90، مطبوعہ ھند)

آگ سے پکالینے سے طہارت کی صورت کے بارے میں کلام کرتے ہوئے علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں: "(قوله: ونار) لو أحرق موضع الدم من رأس الشاة بحر وله نظائر تأتي قريبا ولا تظن أن كل ما دخلته النار يطهر كما بلغني عن بعض الناس أنه توهم ذلك، بل المراد أن ما استحالت به النجاسة بالنار أو زال أثرها بها يطهر "شارح کا یہ کہنا کہ آگ سے چیز پاک ہو جاتی ہے، اگر بکری کے سر پر خون لگا اور اس خون والی جگہ کو جلا دیا (تو وہ پاک ہے) بحر۔ اور اس کی کچھ نظائر عنقریب آئیں گی اور یہ گمان نہ کیا جائے کہ جس چیز کو بھی آگ میں داخل کریں گے، وہ پاک ہو جائے گی، جیسا کہ مجھے یہ بات پہنچی کہ بعض لوگ ایسے سمجھ رہے ہیں، **بلکہ مراد یہ ہے کہ آگ سے نجاست ختم ہو جائے اور اس کا اثر زائل ہو جائے، تو وہ پاک ہو گی۔**

(ردالمحتار، کتاب الطھارۃ، باب الانجاس، جلد 1، صفحہ 570، مطبوعہ کوئٹہ)

بہار شریعت میں ہے: "ناپاک مٹی سے برتن بنائے، تو جب تک کچّے ہیں ناپاک ہیں، بعد پختہ کرنے کے پاک ہو گئے۔" **(بہار شریعت، جلد 1، صفحہ 402، مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

تندور ناپاک ہوا، تو آگ سے پاک ہونے کے بعد اس میں لگائی گئی روٹی کے بارے میں محیط برہانی میں ہے: "وإذا سعرت التنور ثم مسحه بخرقة مبتلة نجسة ثم حرقت فيه فإن كانت حرارة النار أكلت بلة الماء قبل إلصاق الخبز بالتنور لا يتنجس الخبز لأن النجاسة لا تبقى "ترجمہ: عورت نے تندور گرم کیا، پھر اس کو کسی ایسے

کپڑے سے پونچھا جو نجاست سے بھیگا ہوا تھا، پھر اس میں روٹی پکائی، اگر روٹی لگنے سے پہلے اس کی تری آگ کی گرمی سے جل چکی تھی، تو روٹی نجس نہیں ہو گی، کیونکہ نجاست باقی نہیں رہی۔

(محیط برھانی، کتاب الطھارات، الفصل الثامن، جلد 1، صفحہ 387، مطبوعہ کراچی)

ناپاک تو آگ میں جل کر پاک ہو گیا، تو اب لگائی جانے والی روٹی پاک رہے گی، چنانچہ بہار شریعت میں ہے: ”تنور یا توے پر ناپاک پانی کا چھینٹا ڈالا اور آنچ سے اس کی تری جاتی رہی، اب جو روٹی لگائی گئی، پاک ہے۔“

(بہار شریعت، جلد 1، صفحہ 402، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

فتاوی عالمگیری اور فتاوی قاضی خان میں ہے، واللفظ للثانی: ”والأرض إذا أصابتها النجاسة فجفت وذهب أثرها ثم أصابها الماء بعد ذلك، الصحيح أنه لا يعود نجسا وكذا لو جفت الأرض وذهب أثر النجاسة ورش عليها الماء وجلس عليها لا بأس به“ ترجمہ: اور جب زمین پر نجاست لگی اور خشک ہو گئی اور نجاست کا اثر نہ رہا، (تو وہ پاک ہے) اور پھر اس پر پانی لگا، تو صحیح یہ ہے کہ یہ دوبارہ ناپاک نہیں ہو گی اور اسی طرح اگر زمین خشک ہو گئی اور نجاست کا اثر نہ رہا اور اس پر پانی چھڑ کا گیا اور اس پر کوئی بیٹھ گیا، تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(فتاوی قاضی خان، فصل فی النجاسۃ، جلد 1، صفحہ 25 تا 26، مطبوعہ کوئٹہ)

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطاری

02 جمادی الاخریٰ 1443ھ / 06 جنوری 2022

دارالافتاء اہلسنت
المفتی
darulifta@dawateislami.net

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے